REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲۹ محرم ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے

جلد ۵۰/۱۵ | پنجشنبہ ۱۳ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۱۳ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۱ جولائی بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

امریکہ اور پاکستان کے سربراہوں کی بات چیت شروع ہوگئی

واشنگٹن میں صدر ایوب کا پُرجوش استقبال۔ صدر کینیڈی کی طرف سے پُرخلوص خراج تحسین

واشنگٹن ۱۲ جولائی۔ امریکی حکومت نے کل پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں کا غیر معمولی طور پر گرمجوشی سے خیر مقدم کرکے سفارتی آداب اور تعلقات میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ صدر ایوب جب اینڈریوز کے ہوائی اڈے پر پہونچے۔ تو امریکہ کے صدر اور مسز کینیڈی نے ان کا استقبال کیا — صدر ایوب پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کے ایک خاص بوئنگ ۷۰۷ جیٹ طیارے پر امریکی فضائیہ کے ہوائی اڈے پر پہونچے جو واشنگٹن سے ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ صدر کینیڈی کچھ دیر قبل ہیلی کوپٹر پر وائٹ ہوس سے براہ راست وہاں پہونچے تھے۔ کمر کی حالیہ تکلیف کے باوجود وہ بڑے تندرست نظر آتے تھے۔ اور معزز مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لئے کسی تکلیف کے بغیر طیارے تک چلکر گئے۔ جہاں انہوں نے صدر اور ان کے ساتھ آنے والے وزراء اور افسروں سے مصافحہ کیا۔ صدر ایوب کا طیارہ جب ہوائی اڈے پر اترا تو دھوپ نکلی ہوئی تھی اور آسمان بالکل صاف تھا۔ ان کا استقبال مکمل فوجی اعزاز سے کیا گیا جس میں ۲۱ توپوں کی سلامی اور گارڈ آف آنر بھی شامل تھا۔

جن معزز افراد نے صدر ایوب کا خیر مقدم کیا۔ ان میں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اور مسز رسک جائنٹ چیف آف سٹاف کے چیئرمین جنرل لے منزر امریکہ میں پاکستانی سفیر مسٹر عزیز احمد دولت مشترکہ کے ملکوں کے سفرا اور مختار امور جن میں بھارتی مختار امور مسٹر جی ایل چیٹرجی شامل تھے) پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر ولیم راونٹری امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق وجنوبی ایشیا مسٹر فیس ٹالبوٹ محکمہ خارجہ کے استقبال افسر مسٹر بڈل ڈیوک اور کولمبیا کے بورڈ آف کمشنرز کے صدر مسٹر والٹر ٹوبریز بھی شامل تھے — پاکستان کے سربراہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر کینیڈی نے اپنے معزز مہمان کی قیادت، آزادی سے وابستگی اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ان کی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں صدر کینیڈی سے کل رات پہلی بار بات چیت کی۔ وہ آج پھر تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔ اور ان کی تیسری رسمی بات چیت جمعرات کو ہوگی — ریڈیو پاکستان کے نمائندے غنی اعرابی نے اطلاع دی ہے کہ دونوں راہنماؤں کے درمیان بات چیت صاف صاف اور کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر ہوئی۔

پاکستان کے نقطہ نظر سے غالباً سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ امریکہ فوجی امداد کے قانون میں ایک ترمیم کی تجویز پر غور کر رہا ہے جس کے بعد بھارت جیسے غیر جانبدار ملکوں کو بھی امریکہ سے فوجی امداد مل سکے گی۔ پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کے پاس پہلے ہی تین گنا اسلحہ ہے۔ وہ اپنے بجٹ کا بیشتر حصہ اپنی فوجوں پر خرچ کرتا ہے۔ مزید برآں وہ اشتراکی بلاک سے بھی سامان حاصل کرتا ہے۔ ان حالات میں بھارت کے لئے امداد پاکستان کے خلاف امداد کے مترادف ہوگی پاکستان کو امریکہ سے جتنے دن میں ایک ارب ۳۰ کروڑ ڈالر اقتصادی امداد ملی ہے۔ اسی اثناء میں بھارت کو چار ارب ڈالر کے قریب ملے ہیں۔ پاکستان کو اس کا کوئی قلق نہیں ہے۔ کیونکہ اسے ہر علاقہ کے عوام کی فلاح وبہبود سے گہری دلچسپی ہے۔ لیکن اس صورت حال کا ایک نقص ایسا ہے جس پر پاکستان آسودہ خاطری سے کام نہیں لے سکتا — کیونکہ بھارت اس خطیر اقتصادی امداد کو منتقل کر رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر اسلحہ بندی سے گریزاں ہے۔

"برطانوی وزیراعظم سے میری بات چیت مفید اور دلچسپ رہی"

لنڈن سے روانہ ہوتے وقت صدر ایوب کا بیان۔ مزید مالی امداد ملنے کی توقع

لنڈن ۱۲ جولائی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل صدر کینیڈی سے بات چیت کے لئے واشنگٹن روانہ ہونے سے قبل لنڈن کے ہوائی اڈہ پر کہا کہ انھوں نے برطانوی وزیراعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن سے جن سوالات پر بات چیت کی ہے ان میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ تاہم آپ نے اس سلسلہ میں کچھ اور بتانے سے معذوری ظاہر کی۔

پی آئی اے کے بوئنگ ۷۰۷ جیٹ طیارے پر امریکہ روانہ ہونے سے قبل صدر ایوب نے اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مسٹر میکملن سے مفید اور دلچسپ بات چیت کی ہے جس میں بیشتر وقت یورپ کی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شرکت کے امکان پر تبادلہ خیالات میں صرف کیا گیا۔

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب بھی صدر ایوب کے ہمراہ [illegible] م سفر کر رہے ہیں۔ مسٹر شعیب نے کہا میں نے لنڈن کے مختصر قیام کے دوران میں برطانوی وزراء سے بات چیت کی ہے۔ مسٹر شعیب نے کہا کہ اس پر اتفاق رائے پایا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے لئے برطانیہ کی امداد میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ اب ہم اس سوال پر بات چیت کریں گے۔ کہ ایسا کس طرح ممکن ہے۔

مسٹر منظور قادر نے بھی کہا اس کے آثار نظر آتے ہیں کہ برطانیہ سے پاکستان کو زیادہ مالی امداد ملے گی۔ لیکن اس مرحلے پر کوئی ٹھوس تجویز پیش نہیں کی گئی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل وعاجل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سوڈان کے دو سابق وزرائے اعظم گرفتار

خرطوم ۱۲ جولائی۔ سوڈان کے دو سابق وزرائے اعظم مسٹر ازہری اور مسٹر عبداللہ خلیل اور پانچ سابق وزراء کو گرفتار کرکے انہیں طیارہ کے ذریعہ جنوبی سوڈان کی ایک جیل میں پہونچا دیا گیا ہے۔ نئے صدر اور وزیراعظم جنرل عبود نے ایک نشری تقریر میں بتایا ہے کہ حکومت نے جوابی انقلاب کی سرگرمیوں کا سدباب کرنے کے لئے یہ کارروائی کی ہے۔

منوچہر اقبال پر مقدمہ چلایا جائیگا

تہران ۱۲ جولائی۔ ایران کے نئے وزیراعظم مسٹر علی امینی نے اعلان کیا ہے کہ سابق وزیراعظم مسٹر منوچہر اقبال پر سرکاری رقوم کے ناجائز استعمال کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ ان پر حکومت کو ایک کروڑ ریال کا نقصان پہنچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جولائی ۶۱ء

آپس میں اخوّت اور محبت کو پیدا کرو

اللہ تعالےٰ کے بندے انسانوں میں محبت اور اخوت پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ انسان ایک ایسی ہستی ہے جو مل جل کر ہی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ اس لئے تمام ادیان میں ایک دوسرے سے صلح اور محبت سے رہنے کی تلقین کی گئی ہے اسلام نے تو مکارم اخلاق پر بڑا زور دیا ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق علی خلق عظیم کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اور آپ کو دوسروں کے لئے بطور اسوہ حسنہ کے پیش کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دین میں جو تقویٰ پر زور دیا ہے اس سے مراد صرف ظاہرا عبادتیں ہی نہیں بلکہ بڑی حد تک بندوں کے ساتھ حسن سلوک تقویٰ میں شامل ہے۔ ایک انسان جو بڑی نمازیں پڑھتا ہے۔ روزہ میں کبھی ناغہ نہیں کرتا۔ زکوٰۃ دیتا ہے اور حج بھی کرتا ہے بے شک ایک متقی شخص ہے لیکن اس کو متقی اسی وقت کہا جائے گا۔ جب وہ بنی نوع انسان سے اچھی معاشرت بھی رکھتا ہے اگر وہ گھر والوں کو تنگ کرتا۔ ہمساؤں سے لڑتا ہے محلہ والوں سے الجھتا رہتا ہے تو خواہ وہ کتنا ہی پرہیزگار کیوں نہ ہو اسکو متقی نہیں کہا جا سکتا۔ انسان کے تقویٰ کا جہاں نماز روزہ ظاہر نشان ہیں وہاں اس کے اخلاق بھی ظاہر نشان ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان میں بنی نوع انسان کے حسن سلوک کی صفت نہ ہو تو اس سے بدتر انسان کوئی نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالےٰ کے بندے جو مبعوث ہوتے ہیں وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی۔ آپ کا مکارم اخلاق کے نہایت اعلیٰ مقام پر ہونا دشمنان اسلام کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کوئی مستشرق ایسا نہیں جس کو کسی نہ کسی رنگ میں آپ کے عظیم الشان اخلاق کا اعتراف نہ ہو۔

قرآن کریم میں مکارم اخلاق کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ خشیتہ اللہ کے یہی معنے نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈریں بلکہ اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ جب ہم دوسروں کے ساتھ کوئی تعلق رکھیں تو وہ حسن اخلاق پر مبنی ہونا چاہیئے۔ احادیث نبوی میں مسکرا کر لوگوں سے ملنے کی بھی قیمت ہے راستہ سے گری پڑی چیزوں کا ہٹانا بھی نیکی میں داخل ہے!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تصانیف میں اپنے بھائیوں سے نیکی کا سلوک کرنے کی جا بجا تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالےٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں"!

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ سے سچی صلح کرنے اور باہمی اخوت و محبت اور عزت و اکرام سے پیش آنے میں بڑا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ سے وہی شخص محبت کا دم بھر سکتا ہے جو بنی نوع انسان خاص کر اپنے ہمساؤں اپنے دوستوں اور اپنی جماعت کے لوگوں سے اخوت و محبت سے پیش آتا ہے۔

عقل کے سازوسامان قدرت کے سامنے ہیچ ہیں

انسان نے قدرت پر قابو پانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ اگر مادی ترقیوں کو دنیوی زندگی کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یقیناً انسان نے پہلے انسانوں کی نسبت لاکھوں گنا ترقی کر لی ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں پہلے کی نسبت بے شمار آسانیاں پیدا کی ہیں۔ سفر ہی کو لے لیجئے جہاں شروع میں انسان اپنے پاؤں سے ہی چل سکتا تھا رفتہ رفتہ اس نے جانوروں سے سواری کا کام لینا شروع کیا اور ابھی تک گھوڑے اونٹ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں مگر آہستہ آہستہ موٹریں اور ٹرک ان کی جگہ لے رہی ہیں اور غیر ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں بھی ان کا استعمال زیادہ سے زیادہ ہو رہا ہے۔ پھر انسان نے ہوائی جہاز ایجاد کر کے اس میں اتنی ترقی کی ہے کہ ان کی تیزی رفتار آواز کی رفتار سے بھی بڑھ گئی ہے۔ فضا میں گھومنے والے راکٹ تک تیار کر لئے ہیں۔ روس نے تو کئی منٹ تک انسان کو خلا میں گھومنے کا تجربہ بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اسی طرح انسان نے دوسرے معاملات میں ترقی کی ہے۔ مشینی دماغ ایجاد کئے ہیں جو حساب کر سکتے ہیں اور ایسے سوال چند منٹوں میں حل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ جن کو بیسیوں انسان سالوں میں حل نہ کر سکیں۔

موجودہ سائنسی تجربوں نے ثابت کر دیا ہے کہ جزو لا یتجزّیٰ کوئی چیز نہیں۔ جوہر کو بھی پھاڑا جا سکتا ہے اور اس کے مختلف حصوں کو احاطۂ تجربہ و مشاہدہ میں لایا جا سکتا ہے جوہر کے انشقاق سے ایسی قوت کا ذخیرہ انسان کے ہاتھ آگیا ہے کہ جس کی کوئی حد مقرر نہیں کی جا سکتی۔ گھر بیٹھے بیٹھے لندن اور نیویارک میں رہنے والوں کے ساتھ بالمواجہ بات چیت کی جا سکتی ہے۔ گاؤں گاؤں میں بجلی کی روشنی پہنچ چکی ہے۔

مادیات میں کتنی ترقی انسان نے کر لی ہے؟ اس کی حد بندی کرنا مشکل ہے۔ اسکے باوجود انسان ابھی تک کس قدر مجبور ہے۔ ذیل کے واقعہ سے اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔

"حال ہی میں مشہور موٹر ساز کمپنی فورڈ کے مالک ہنری فورڈ دوم نے اپنی صاحبزادی این فورڈ (۱۸ سال) کے مجلسی زندگی میں شامل ہونے پر جس افتتاحی دعوت کا اہتمام کیا، اس پر سوا دو لاکھ ڈالر (۱۰ لاکھ روپے) صرف ہوئے اس دعوت کا اہتمام ریاست مشی گن میں فورڈ کی زرعی جاگیر میں کیا گیا۔ ایک باغیچہ کو ۱۸ ویں صدی کا نمونہ بنانے کے لئے پیرس سے ایک ماہر باغات کو خاص طور پر بلایا گیا۔ اس میں رقص و سرود کے لئے خاص انتظام کے ساتھ فوارے بھی لگائے گئے۔ اس باغ کو سجانے کے لئے سرخ اور سفید گلاب کے پھولوں پر ۲۰ ہزار ڈالر (۹۵ ہزار روپے) صرف کئے گئے۔ ان پھولوں کو سجانے کے لئے ایک یونیورسٹی کے ۵۴ طلبہ و طالبات کو ۲ ڈالر فی گھنٹہ کے حساب سے بلایا گیا ان میں بعض پورے ایک سو گھنٹے تک کام کرتے رہے۔

اس دعوت میں ۱۲ سو مہمان مدعو کئے گئے تھے، قدرت کی ستم ظریفی دیکھیئے کہ جب دعوت عروج پر پہنچی، بارش نے رنگ میں بھنگ ڈالنے کا کام کیا اور مہمانوں کو باغ سے بھاگ کر مستقل عمارت میں پناہ لینی پڑی۔ فورڈ دوم نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "ہر بات انسان کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتی"!

بقول ذوق ؎

اس بےبسی پہ ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

ایک مرحلہ پر فورڈ دوم نے لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کر کے سنسنی پھیلا دی "میری بیوی (غصّہ و برہمی سے) میرے درپے ہے"! اگرچہ بے شمار لوگ مزید تفصیل سننا چاہتے تھے لیکن مسٹر فورڈ نے اس کے بعد کوئی بات نہ کہی"!

یہ وہی ہنری فورڈ ہیں جن کی موٹریں اور ٹرک وغیرہ کرۂ ارض کے ہر گوشہ میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ ایک دعوت پر ۱۰ لاکھ روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آرام و راحت کے حصول کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا ہو گا۔ مگر قدرت کی ایک ذراسی حرکت سے تمام کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔

روسیوں نے جب پہلا سپٹنک خلاء میں بھیجا تھا تو بڑے غرور سے خروشچیف نے اعلان کیا تھا کہ ہمیں کہیں اللہ تعالیٰ کا نام ونشان نہیں ملا۔ باوجود اس کے کہ یہ لوگ بڑے عقلمند ہیں یہ کتنی بیوقوفی کی بات ہے جو خروشچیف نے کہی تھی۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے سپٹنک سے کروڑوں گنا بڑے اجسام لاتعداد خلاء میں تیر رہے ہیں جن کے اندر نہ کوئی مشینری ہے اور نہ کوئی ایسا سامان ہے جس سے ان میں قوت پرواز پیدا ہوتی ہے۔ چند ہوائیاں خلاء میں چلا لینے سے کونسا ایسا تیر مار لیا ہے کہ قدرت کو ہی چیلنج دینے لگ جائیے۔

اس سے ہمارا مقصد انسانی صنعت کاری اور اس میں اس کی موجودہ ترقیوں کی تحقیر مدنظر نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس کے لئے انہیں داد دیتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں کہ پہلے انسانوں کی نسبت انہوں نے بہت مادی ترقیاں حاصل کر لی ہیں۔ مگر یہ ترقیاں قدرت کے کارخانہ کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اتنی بھی وقعت نہیں رکھتیں جتنی وقعت ایک کنکری پہاڑ سے لڑھک کر زمین پر آٹکتی ہے بلکہ جتنی وقعت ریگ کے ایک ذرہ کی اس جنبش کو حاصل ہے جو ہوا سے اڑتا پھرتا ہے÷

درخواست دعا:۔ محترم شیخ رشید احمد صاحب اسحق مبلغ ڈچ گی آنا کی والدہ محترمہ لاہور میں ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

(فضل الٰہی انوری ربوہ)

جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں منعقدہ پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

یہ اس تقریر کا ابتدائی حصہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۹ء میں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں پہلے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر فرمائی۔ اس تقریر کے چند اقتباسات پہلے شائع کئے جا چکے ہیں۔ اب اس کا ابتدائی حصہ افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریر شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں کل دوستوں کو بتا چکا ہوں کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ احمدیت کے لئے ایک مرکز جدید اختیار کرنے کا جلسہ ہے۔ ان ایام میں

ہمارے سب افکار

اور ہماری ساری گفتگوئیں اور ہمارے سارے جذبات صرف ایک اور ایک مقصد کے لئے وقف رہنے چاہئیں۔ تقریریں ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ باتیں دنیا کیا ہی کرتی ہے اور کرتی چلی جائے گی۔ مگر جو دن کسی خاص مقصد کے لئے اختیار کیا جاتا ہے، وہ اسی مقصد کے استعمال میں زیادہ تر خرچ ہونا چاہیئے۔ اس وقت جو اصل سوال ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ

ہم ایک نئی زندگی اختیار کریں

اور ایک نئے نظام کے ماتحت پھر خدمتِ اسلام میں مشغول ہو جائیں۔ ہم ایک منظم قوم ہیں۔ ہم پراگندہ قوم نہیں۔ ہم کسی مرکز کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دوسرے لوگ مرکز کے بغیر رہ سکتے ہیں لیکن ہمارے سارے کام محورِ خلافت کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ کام کرنے کے لئے کارکن بھی ہونے چاہئیں اور ایسے ادارے بھی ہونے چاہئیں جہاں کام چلانے کی تربیت دی جائے اور یہ ساری باتیں تنظیم چاہتی ہیں۔ یہ ساری باتیں ایک مقام چاہتی ہیں۔ یہ ساری باتیں ایک نظام چاہتی ہیں۔ ہم پھیل کر اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم ایک جگہ جمع ہو کر اور ایک تنظیم میں رہ کر ہی اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم میں سے کئی لوگ ایسے ہیں جن کے پاکستان میں بھی مکانات ہیں، خود میرے پاس بھی پاکستان میں مکان ہے۔ مجھے جب دوستوں نے کہا کہ کیوں نہ آپ وہاں چلے جائیں۔ تو میں نے انہیں یہی جواب دیا کہ

ہم نے جمع ہو کر رہنا ہے

اس لئے ہم وہیں رہیں گے۔ جہاں جماعت اکٹھی ہو سکے اگر جماعت اکٹھی نہ ہو سکے تو ہماری غرض اور ہمارا مقصد مفقود ہو جاتا ہے۔ پس دوستوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ تفاؤل کے طور پر ہے تاکہ ہم ایک نئے مرکز کی بنیاد ڈالیں۔ غیب جاننے والا خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہی جانتا ہے کہ ہمارے ارادے کس رنگ میں پورے ہوں گے۔ لیکن فی الحال میں یہی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مشیت اور خدا تعالیٰ کا ارادہ یہی ہے کہ ہم اس جگہ

احمدیت کے نئے مرکز کی بنیاد

ڈالیں۔ ہمیں حاشا وکلا کسی خاص مقام سے کوئی تعلق نہیں جہاں خدا لے جانا چاہے ہم جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہی جگہ ہمارے لئے بابرکت ہوگی۔ بہرحال یہ جلسہ ایک نئے مرکز کے قیام کی غرض سے ہے۔ اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ نے جو نظام ہمیں بخشا ہے۔ وہ کتنا زبردست ہے۔ دنیا کی کونسی قوم ہے۔ جسے اتنی شدید پریشانی ہوئی ہو جتنی ہمیں ہوئی۔ اور پھر اس نے اکٹھے ہو کر اپنے لئے

نئے مرکز کی تعمیر کی کوشش

کی ہو۔ یہ صرف احمدی ہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اپنے لئے ایک نئی جگہ بنائیں اور نئے سرے سے اپنی ترقی کے لئے کوشش کریں۔

میں اپنے مضمون کی طرف آنے سے پہلے چند ضمنی مضامین کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تمام قسم کی ترقیات اچھے لٹریچر کے ساتھ وابستہ ہیں۔

انگریزی ترجمۂ قرآن کریم

جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق منتظمین نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ جماعت کے دوستوں نے اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ بے شک اس کی قیمت زیادہ ہے لیکن انگریزی ممالک میں تبلیغ کا اس سے زیادہ اچھا کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ ترجمہ جہاں اور جس ملک میں پہنچا ہے۔ اس نے تبلیغ کے لئے ایک نیا راستہ کھول دیا ہے۔ مثلاً شام کے اخباروں میں اس کے متعلق بڑے زوردار الفاظ میں مضامین نکلے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مستشرق جو اپنے آپ کو فرعون کی حیثیت دیتے ہیں۔ ان کے اندر بھی اس ترجمہ کی وجہ سے کھلبلی مچ گئی ہے۔ تین بڑے مستشرقین نے اس پر ریویو لکھے ہیں۔ اور اتنے بغض کا اظہار کیا ہے کہ اس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ انہوں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ یہ ترجمہ عیسائیت کے لئے ایک بہت بڑی زد ہوگا۔ اگر یہ معمولی چیز ہوتی۔ تو ان مستشرقین کو کیا ضرورت تھی۔ کہ اتنے سخت مضامین لکھتے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انگریزی ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت کی طرف توجہ کریں اور یورپین ممالک میں اسے کثرت سے شائع کرنے میں امداد دیں۔

اسی طرح مجھے بتایا گیا ہے کہ تفسیر کبیر کی نئی جلدوں کی اشاعت کی طرف بھی جماعت نے بہت کم توجہ کی ہے۔ حالانکہ اردو زبان میں عام لوگ بھی قرآنی مطالب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ تفسیر کبیر کی جو پہلی جلد چھپی تھی۔ اس کی پانچ روپے فی جلد قیمت رکھی گئی تھی۔ مگر سٹاک ختم ہو جانے کے بعد احمدیوں نے اسے سو سو روپیہ فی جلد کے حساب سے خریدا۔ افریقہ میں ایک دوست نے ایک جلد پچاس روپے پر فروخت کر دی۔ اور سمجھا کہ وہ اس قیمت سے ایک اور جلد خرید لیں گے۔ مگر اس نے جب یہاں لکھا۔

نگران بورڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

دوست چھوٹی چھوٹی باتوں میں نگران بورڈ کو نہ لکھیں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے نگران بورڈ ابھی حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اور اس کے سامنے بڑا وسیع اصلاحی کام درپیش ہے۔ مگر بعض دوست معمولی معمولی ذاتی حقیقی یا فرضی حق تلفیوں کے متعلق نگران بورڈ کو لکھتے رہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کے متعلق پہلے بھی یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ کوئی حق تلفی کی شکایت اس وقت تک براہ راست نگران بورڈ میں نہیں آنی چاہیئے۔ جب تک کہ ضابطہ کے سارے مراحل طے نہ کر لئے جائیں۔ مثلاً اگر کسی کو نظارت امور عامہ کے متعلق کوئی شکایت ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ سب سے پہلے نظارت امور عامہ کو لکھیں۔ اور اگر اس پر ان کی تسلی نہ ہو تو ناظر صاحب اعلیٰ یا صدر انجمن احمدیہ کو لکھیں۔ اور اگر پھر بھی تسلی نہ ہو۔ اور معاملہ اہم ہو اور صبر ناممکن ہو۔ تو اس کے بعد نگران بورڈ کو لکھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ نگران بورڈ کا اصل مقصد اصلاحی اور اصولی تجاویز ہیں۔ اسے چھوٹی چھوٹی باتوں میں پریشان کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس طرح اس کی توجہ منتشر ہوتی ہے۔ اور اس کی حقیقی غرض و غایت کو نقصان پہنچتا ہے۔ معمولی باتوں میں یا تو صبر کرنا چاہیئے۔ یا بالا افسر کو لکھ کر دادرسی حاصل کرنی چاہیئے۔ البتہ اگر معاملہ بہت سنگین اور اہم ہو۔ تو بے شک ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد نگران بورڈ کو لکھ سکتے ہیں۔

امید ہے کہ دوست آئندہ اس بات کو ملحوظ رکھیں گے۔ والسلام

— مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ ۹/۷/۶۱

کہ میرے لئے تفسیر کبیر کی وہ جلد پچاس روپے تک خرید لی جائے تو ہم نے اُسے جواب دیا۔ کہ پچاس روپے لگا تو کوئی شخص یہ جلد نہیں دیتا۔ ہاں کوشش کی جائے تو سو روپیہ تک مل سکتی ہے۔ مگر جو جلد اب چھپی ہے اس کی کافی تعداد موجود ہے اور اس کی خریداری کی طرف دوستوں نے توجہ نہیں کی۔ اب آخری جلد شائع ہو رہی ہے اور دوستوں کے لئے حقوق جلدوں کا اکٹھا خریدنا مشکل ہو گا الگ الگ خریدنے میں آسانی ہوتی ہے اور کسی قسم کا بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔

الفضل والوں نے مجھ سے بڑ درخواست کی تھی کہ میں جلسہ پر ان کے لئے بھی سفارش کروں لیکن جب میں آ رہا تھا تو میں نے سُنا کہ وہ الفضل کے متعلق خود اعلان کر رہے ہیں۔ بہر حال

"الفضل" ایک جماعتی اخبار ہے

اور تربیت اور اصلاح وارشاد کے لئے بہت ممد ہے۔ دوستوں کو اس کی ایجنسیاں کھولنی چاہئیں اور اس کی خریداری کو بڑھانا چاہیئے۔

سب سے بڑی چیز وقفِ زندگی ہے لیکن میں افسوس سے کہتا ہوں کہ پنجاب کی تقسیم کے بعد جماعت کی توجہ اس طرف سے ہٹ گئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ پریشانیاں ہیں۔ اکثر لوگ تجارتی کاروں میں لگے رہے۔ اور جو انصار تھے وہ بھی مہاجرین کی مدد کے لئے ادھر ادھر بھاگے رہے۔ اور اس طرف کسی نے توجہ نہیں کی لیکن

وقفِ زندگی

کے بغیر سلسلہ کے کام نہیں چل سکتے۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی زندگیاں وقف کریں اور اسلام کو جلد سے جلد تمام دنیا پر غالب کرنے کے سامان بہم پہنچائیں۔ باوجود اس کے کہ ہمیں ابھی پریشانیاں لاحق ہیں۔ باوجود اس کے کہ ہم نے ابھی نیا مرکز بنانا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری انتک کوشش کے لئے تبلیغ اسلام کو وسیع کر دیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال جرمن میں ایک اچھی جماعت قائم ہو گئی اور ایک درجن کے قریب جرمن احمدیت میں داخل ہوئے

اسی طرح ہالینڈ میں بھی جماعت احمدیہ قائم ہو گئی۔ جرمن احمدیوں میں سے

مسٹر عبدالشکور کنزے کو

جو پہلے سے احمدی تھے۔ خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کریں۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ جرمن ہیں بلکہ ہر دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ وہ کوئی مولوی ہیں۔ انہوں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور بظاہر وہ جرمن معلوم نہیں ہوتے۔ ہالینڈ کے ایک دوست بھی اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اسی طرح جرمن کے بعض اور دوست بھی اس فکر میں ہیں کہ وہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کریں۔

امریکہ میں

۱۹۲۶ء سے تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس وقت تک تبلیغ سیاہ فام لوگوں میں ہوتی رہی ہے امریکہ میں دو کروڑ کے قریب سیاہ فام لوگ بستے ہیں۔ پرانے زمانے میں امریکہ والے انہیں افریقہ سے اپنی خدمت کے لئے پکڑ لاتے تھے۔ لیکن ایک زمانہ آیا جب امریکنوں نے خود کہا کہ وہ انہیں غلام رکھنا پسند نہیں کرتے۔ امریکنوں کا ایک حصہ اس بات کے حق میں تھا کہ انہیں غلام نہیں رکھنا چاہیئے۔ لیکن دوسرے فریق نے انہیں غلام رکھنے پر اصرار کیا۔ دونوں میں لڑائیاں ہوئیں اور وہ فریق جیت گیا جو اس بات کے حق میں تھا کہ سیاہ فام لوگوں کو غلام نہیں رکھنا چاہیئے۔ اب یہ لوگ وہیں رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ لیبیا میں بسائے گئے تھے اور باقی وہیں آباد ہو گئے۔ ان کی تعداد اس وقت دو کروڑ ہے۔ اس وقت تک اسلام کلی طور پر انہیں لوگوں میں پھیل رہا تھا۔ لیکن اب سفید فام لوگوں میں بھی ہماری تبلیغ شروع ہو گئی ہے اور پچھلے دنوں دو امریکن احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور

مزید خوشی کی بات یہ ہے

کہ ایک امریکن نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگی بھی وقف کر دی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میرے وقفِ زندگی کو قبول کیا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ وہ پاکستان آ کر دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد اپنے ملک میں واپس جا کر تبلیغ کریں گے۔ ان کے اخلاص کا یہ حال ہے کہ امریکہ کے انچارج مبلغ خلیل احمد صاحب ناصر نے اطلاع دی ہے کہ یہ دوست سو اسو ڈالر ماہواری کے حساب سے چندہ دے

رہے ہیں۔ اور روپیہ بھی جمع کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنے خرچ پر پاکستان آئیں اور دینی تعلیم حاصل کریں۔

(باقی)

امراء اور صدر صاحبان کیلئے ضروری اطلاع

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی جماعت میں کوئی جھگڑا کی صورت پیدا ہوتی ہے تو اس جماعت کے امیر یا صدر بھی ایک پارٹی کا فرد بن کر رہ جاتے ہیں۔ ایسی صورت وہ غیر جانبدار ہونے کی حیثیت میں کام نہیں کر سکتے اور پارٹی کا ممبر سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے آئندہ کے لئے امراء اور صدر صاحبان کے لئے یہ ضروری ہدایت جاری کی جاتی ہے کہ:-

"اگر خدانخواستہ کسی جگہ دو احمدی فریقوں میں جھگڑا ہو تو امیر یا صدر کو ایسی صورت میں بالکل غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔ اور وہ کسی فریق کی طرفداری نہ کرے۔ بلکہ حالات کا جائزہ لے کر مناسب صورت میں اصلاح کی کوشش کرے"

(قاعدہ نمبر ۸۲۱ الفضل نمبر ۱۵)

تمام امراء اور صدر صاحبان سے امید کی جاتی ہے کہ آئندہ مندرجہ بالا ہدایت کے مطابق اپنا عمل بنائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

امتحان کتاب "راہ ایمان"

احمدی بچیوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے لئے شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام کتاب "راہ ایمان" بطور نصاب تیار کی گئی ہے اس لئے ہر احمدی لڑکی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کا امتحان اگست ۱۹۶۱ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ

بہت سی لجنات نے کتاب منگوا لی ہے۔ جن لجنات نے ابھی نہیں منگوائی وہ جلد لکھیں تاکہ کتاب امتحان سے پہلے پہنچ جائے اور بچیاں اچھی طرح تیاری کر سکیں۔ نیز لجنات اماء اللہ اطلاع دیں کہ ان کی کتنی لڑکیاں امتحان میں شریک ہوں گی۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے عزیز لیفٹیننٹ سید ناصر احمد شاہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۲/۶/۶۱ بروز جمعرات لڑکی عنایت فرمائی ہے۔ نومولودہ سید ظہور احمد شاہ صاحب پروفیسر آف اینیمل ہسبنڈری کی پوتی اور چوہدری محمد سعید صاحب آف حیدر آباد کی نواسی ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک بخت صالح اور خادمہ دین بنائے۔ عمر دراز عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

(صغیرہ بانو بیگم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب۔ لاہور)

خالص دینی تحفہ

الفضل اس لحاظ سے ایک خالص دینی تحفہ ہے کہ اس میں ہمارے پیارے اور مقدس امام حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے روح پرور اور بصیرت افروز خطبات اور فرمودات شائع ہوتے ہیں جو روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہدایات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

آپ اس خالص دینی تحفہ کو اپنے اہل و عیال اور ملنے جلنے والے احباب کی خدمت میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا:- دو احمدی دوست محمد عبدالصمد میاں اور سعید میاں پر ایک سنگین مقدمہ دائر ہے۔ جس کی اپیل ڈھاکہ ہائی کورٹ میں پیش ہوگی۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دونوں کی باعزت بریت اور مخلصی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(اعجاز احمد از ہمن بڑیہ مشرقی پاکستان)

صحیح طریقِ عمل

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خاکسار نے اپنے پچھلے مضمون میں گذارش کی تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلانے کے باوجود ہماری جماعت کی آمد کا بجٹ جو پچیس لاکھ روپیہ کو نہیں پہنچ سکا۔ تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک تمام مقامی جماعتوں کے عہدیداروں نے چندوں کی وصولی کے متعلق حضور کی ہدایات کو پوری طرح نہیں اپنایا۔ پس آج میں ان ہدایات کو پیش کرتا ہوں۔ تمام عہدیدار حضور کے ارشادات پر عمل کر کے خود بھی اللہ تعالےٰ کے بہترین فضلوں کے وارث بن جائیں اور جماعت بھی تیزی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

۲۔ چندوں کی وصولی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو ہدایات ۱۹۳۲ء کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر ارشاد فرمائی تھیں۔ وہ اس بارہ میں بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کا ایک ایک فقرہ تو گویا کوزہ میں ایک دریا بند ہونے کے مترادف ہے فرمایا:۔

"صحیح طریق عمل یہ ہے۔ کہ ہر جماعت کے متعلق طے کر لو کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر وہ جماعت اس رقم کی تعیین کے متعلق کوئی اپیل نہیں کرتی اور معقول وجوہات پیش کر کے کم نہیں کرا لیتی اور پھر اسے پورا نہیں کرتی بغیر کسی معقول وجہ کے تو جو کچھ باقی رہتا ہے۔ وہ اس پر قرض ہے۔ جو اسے ادا کرنا چاہیئے۔ یہ طریق عمل یا تو بجٹ کی کمی کو پورا کر دے گا۔ یا منافقین کو جماعت سے جدا کر دے گا۔ اس وقت تک چونکہ اس طریق پر عمل نہیں ہوا۔ اس لئے گذشتہ کو جانے دو۔ لیکن اس سال سے اس پر عمل شروع کرو۔ کہ جو رقم کسی جماعت کے ذمہ لگائی گئی تھی۔ اگر اس نے اسے ادا نہیں کیا۔ تو اگلے سال کے چندہ کے ساتھ اس بقایا کو شامل کرو۔ اور گذشتہ سال کے بقایا کو اس کے نام قرض قرار دو۔ اور دیکھو کہ یا تو اس کے ادا نہ کرنے کی معقول وجوہات پیش کر دیا اسے آئندہ سال ادا کرے۔ اس طرح وہ جماعت مجبور ہوگی۔ کہ جو لوگ نادہندہ ہیں۔ انہیں ہمارے سامنے پیش کرے اور نادہندہ مجبور ہوں گے۔ کہ یا تو باقاعدہ چندہ ادا کریں یا پھر جماعت سے نکلیں اگر کوئی جماعت ایسا نہ کرے گی اور تین سال تک اس کے ذمے بقایا نکلتا رہے گا تو ... ہمارے انتظام سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

۳۔ ہر جماعت کے متعلق کس طرح یہ طے کیا جائے کہ اس کے لئے کتنا چندہ ادا کرنا واجب ہے؟ یا دوسرے لفظوں میں اس جماعت کا بجٹ کیسے بنایا جائے؟ سو ظاہر ہے کہ چونکہ ہر چندہ کی شرح مقرر ہے اس لئے ہر شخص کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق ہی بجٹ میں داخل کیا جائے گا ورنہ شرح مقرر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں رہے گا۔ اگر جیسا کہ بعض عہدہ دار اصرار کرتے ہیں ہر شخص کو اجازت دی جائے کہ جتنا چندہ وہ چاہے بجٹ میں لکھا دے اور اس سے زیادہ کا اس سے مطالبہ کیا جاوے۔ تو شرح مقرر کرنا ایک فضول اور لغو فعل قرار پائے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ عارضی طور پر کسی شخص کے حالات ایسے ہوں۔ کہ اس سے پوری شرح پر چندہ وصول کرنا تکلیف ما لا یطاق ہو جائے۔ یعنی ایسا بوجھ بن جائے۔ جس کی اس میں طاقت نہ ہو۔ تو اس کے لئے اجازت ہے۔ کہ وہ اپنے حالات بیان کر کے کم شرح پر چندہ ادا کرنے کی منظوری حاصل کر لے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"جو شخص مقررہ شرح سے چندہ کم دے اس کے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے۔ کہ وہ لکھائے کہ میری یہ مجبوریاں ہیں۔ اس لئے میں کم دیتا ہوں اور اس کے لئے اجازت لے۔ پس یہ حکم نہیں کہ مقررہ شرح سے کوئی کم نہیں دے سکتا بلکہ یہ ہے کہ بلا اجازت کوئی کم نہیں دے سکتا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء)

پھر فرمایا:۔

"اگر کسی پر طاقت سے زیادہ بار ہے تو اس کا کیس مرکز میں پیش کیا جائے اس پر ہم غور کریں گے۔ اس طرح اگر کوئی جائز مشکل ہو تو دور کی جا سکتی ہے اس بارے میں ہمیں فراخدلی سے کام لینا چاہیئے کہ جو صحیح مجبوری ہو اسے پیش کر دیا جائے۔ اور پھر ضرورت کو دیکھ کر کمی کر دی جائے۔ اس میں احساسات کی قربانی کرنی پڑے گی۔ مگر سلسلہ کے نظام کے لئے اگر اپنے گھر کے حالات بتا دئے جائیں۔ اور مجبوری پیش کر دی جائے۔ تو کیا حرج ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء)

پس سوائے ان اشخاص کے جنہوں نے کم شرح پر چندہ ادا کرنے کی منظوری لے لی ہو باقی تمام دوستوں کا چندہ شرح کے مطابق بجٹ میں درج کیا جائے گا۔ اور اس طرح جو رقم بنے گی۔ وہ مقامی جماعت کے ذمہ واجب الادا ہوگی۔

۴۔ بعض عہدہ دار اس بات پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے احباب کی جو آمد اپنے بجٹ میں لکھی ہے۔ مرکز کو وہی قبول کر لینی چاہیئے۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"لیکن اس صورت میں ایک نقص ہو سکتا ہے (ہم کسی کے متعلق بے اعتباری تو نہیں کرتے) لیکن محصل (یا مقامی جماعت کے عہدہ دار تشخیص) کی سستی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ کہ تشخیص درست نہ ہو۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے انسپکٹر کا ہونا ضروری ہے۔ وہ محصل (یا مقامی جماعت کے عہدہ دار تشخیص کنندہ) کی مرتب کردہ رپورٹ (یعنی فارم بجٹ جس کی نقل مقامی جماعتوں میں ہوتی ہے) لے جا کر (یا مقامی جماعتوں کے فارم بجٹ کی نقل کی رو سے) تحقیقات کرے کہ محصل (یا مقامی جماعت کے عہدیدار) نے ٹھیک کام کیا ہے یا نہیں۔ آمد کی تشخیص غلط تو نہیں کی۔ ممکن ہے کہ اس نے کسی کی آمد کم یا زیادہ لکھدی ہو اس لئے انسپکٹر کا ہونا ضروری ہے جو کہ محصل (یا مقامی جماعت کے عہدہ دار تشخیص کنندہ) کی پڑتال کرے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء)

۵۔ اس تشخیص اور پڑتال کے بعد جو بجٹ منظور ہوگا۔ یعنی جو رقم کسی جماعت کے ذمہ ڈالی جائے گی۔ اس کا پورا کرنا اس جماعت پر فرض ہے۔ جیسا کہ اوپر فقرہ ۲ میں بیان ہوا ہے۔ اس فقرہ میں حضور کے جو ارشادات درج ہیں انہیں تمام عہدہ داروں کو بار بار اور پوری توجہ سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ پھر اسی مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور نے یہاں تک فرمایا۔ کہ

"کسی جماعت کا جو بجٹ تجویز ہو اگر وہ اس کے متعلق اپیل کر کے اور معقول وجوہات پیش کر کے تبدیل نہ کرائے اور پھر اسے پورا نہ کرے تو جس قدر کمی رہے وہ اس کے نام پر قرض دکھائی جائے۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر رقم رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے"۔

"یہ تو اس کی حالت ہوئی۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ نظارت بیت المال اسے متنبہ کرنے کی بجائے اسے اندھا رکھتی ہے . . . . اس طرح نظارت پر بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اگر اسے بتا دیا جائے کہ تمہارا فرض ہے۔ اپنے عہد کے مطابق اتنی رقم ادا کرو۔ اور وہ پھر ادا نہ کرے۔ تو نظارت کی ذمہ داری باقی نہیں رہتی"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء)

۶۔ میں تمام عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ حضور کے مندرجہ بالا الفاظ کی روشنی میں اپنے طرز عمل کا جائزہ لیجئے۔ اور دیکھئے کہ آیا بقایا جات کی وصولی کو آپ وہی اہمیت دیتے ہیں۔ جس کا مطالبہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ یا اس کے برخلاف سال ختم ہونے کے بعد آپ کو یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ آپ کی جماعت کے افراد کے ذمہ کوئی بقایا بھی تھا۔ کیا یہ صحیح نہیں؟ کہ گذشتہ بقائے آپ کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ اور آپ محض سال رواں کے بجٹ کی وصولی کے لئے تھوڑی سی بہت کوشش کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کیا آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ آپ نے جماعت کی آمد کا بجٹ جلد تر کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی ہے؟

۷۔ چونکہ یہ مضمون لمبا ہوتا جاتا ہے اس لئے نادہندوں کے متعلق حضور کے ارشادات آئندہ مضمون میں پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۱ جولائی میں برادرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا کے ہاں لڑکے کی ولادت کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں بچے کا نام "غلام احمد" لکھا گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ بچے کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے "بشیر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ محمد صدیق

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کے غریب اور نادار مریضوں کیلئے صدقات

—— از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

غریب و نادار مریضان کے علاج کے لئے احباب کی طرف سے صدقات کی جو رقوم گذشتہ شائع کردہ فہرست کے بعد موصول ہوئی ہیں ان کی فہرست اب شائع کی جا رہی ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان حضرات کے لئے دعا فرمائیں۔

احباب کو علم ہے کہ اس مد سے بہت سے نادار مریض مفت علاج کروا کر بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے رقوم کم آ رہی ہیں جس سے ڈر ہے کہ یہ علاج ہمیں بند نہ کرنا پڑے۔ خاکسار درخواست کرتا ہے کہ صدقات دیتے وقت دوست اپنے غریب و نادار اور بیمار بھائیوں کا خاص خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ ایسی صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال میں بغرض علاج نادار مریضان ارسال فرما دیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

چندہ دہندگان از ۱۲/۴ تا ۳۰/۶/۶۱

عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت ساہیوال ۱۸ — ۰۰
مولوی محمد الدین ناظر تعلیم ربوہ ۱۲ — ۰۰
غلام اکبر صاحب ۱۰ — ۰۰
محمد احمد صاحب نظام دار الصدر جنوبی ربوہ ۱ — ۵۰
چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منڈی بہاء الدین ۱۰ — ۰۰
چوہدری محمد نذیر خاں صاحب سیکرٹری مال امین آباد ۲ — ۹۴
مولوی ابو البشارت عبدالغفور صاحب مرحوم ربوہ ۵ — ۰۰
محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر ۱۰ — ۰۰
شیخ فاروق احمد صاحب سوداگر چرم نواب شاہ ۱۵ — ۰۰
محمد عمر خان صاحب سیکرٹری مال اپیل نویس تانسرہ ۱۰ — ۸۷
میاں عبدالرشید صاحب گوجرانوالہ ۱۵ — ۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ ۹ — ۸۰
میاں محمد رفیق صاحب شیخوپورہ ۵ — ۰۰
ماسٹر محمد علی صاحب اظہر 〃 ۵ — ۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب 〃 ۱۰ — ۰۰
مستری محمد صادق صاحب 〃 ۵ — ۰۰
حکیم عبدالرزاق صاحب ظفر الدین احمد صاحب ۵ — ۰۰
چوہدری مقبول احمد صاحب 〃 ۲۲ — ۰۰
شیخ گلزار احمد صاحب 〃 ۲ — ۰۰
شیخ جمال الدین صاحب 〃 ۱ — ۰۰
محمد اسماعیل صاحب جراح 〃 ۱ — ۰۰
عبدالخالق صاحب 〃 ۱ — ۰۰
محمد اسلام الدین صاحب 〃 ۰ — ۲۵
ملک محمد بشیر الحق صاحب 〃 ۱ — ۲۵
امۃ القیوم صاحبہ بذریعہ چوہدری غلام سرور چک ۵۵/۲-ایل اوکاڑہ ۱۰ — ۰۰
ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد ۱۱ — ۰۰
شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک ملتان چھاؤنی ۵ — ۰۰
حکیم یوسف علی صاحب منڈی رحمانہ ضلع لائلپور منجانب زبیدہ بیگم صاحبہ ۲۰ — ۰۰
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب گنگا پور ۵۹۱ ضلع لائلپور ۵ — ۰۰
چوہدری محمد اسماعیل صاحب گھیوہ باجوہ سیالکوٹ ۵ — ۰۰
محمد عبداللہ صاحب پارسل کلرک سرگودھا ۱۹ — ۵
بیگم صاحبہ منور احمد صاحب مال روڈ لاہور ۱۰ — ۰۰
چوہدری محمد نصیر صاحب گھیوہ باجوہ ۵ — ۰۰

فضل الحق صاحب ڈاکٹر کرم سنگھ سیالکوٹ ۹ — ۰۰
عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال ڈیرہ غازیخان ۲۵ — ۰۰
ملک حمید احمد خاں صاحب حیدرآباد ۳ — ۰۰
سردار بیگم صاحبہ دھاریوال ضلع گجرات ۵ — ۰۰
〃 از رشیدہ بیگم صاحبہ ۲ — ۰۰
پیر محمد صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد سندھ ۱۸ — ۰۰
رمیزہ بیگم صاحبہ بذریعہ چوہدری احمد جان صاحب بیگی الحال ۵ — ۰۰
بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب لاہور ۲۵ — ۰۰
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال مردان ۶۲ — ۸۷
شیخ عطاء اللہ صاحب سیکرٹری مال دار الصدر جنوبی ربوہ ۲ — ۰۰
سلطان محمود صاحب رحیم یارخاں ۱۹ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ قاضی منظور الحق صاحب راولپنڈی ۱۰ — ۰۰
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دار الرحمت ربوہ ۵ — ۱۲
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ ۵ — ۰۰
آمنہ بیگم صاحبہ جہلم حال ربوہ ۲ — ۰۰
والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب کھاریاں ۵ — ۰۰
امۃ الرشید صاحبہ کوئٹہ ۲۰ — ۰۰
مسز شاہ صاحبہ بذریعہ مشتاق احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ۱۰ — ۰۰
بابو غلام رسول صاحب سیکرٹری مال سرگودھا ۲ — ۰۰
محترم محمد یوسف صاحب گھوگھیاٹ میانی ۱۲ — ۰۰
سید ظہور احمد شاہ صاحب دار الرحمت ربوہ ۲ — ۰۰
محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد ۱ — ۰۰
صوفی بشارت الرحمن صاحب ربوہ ۱۰ — ۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب حصول ۱۰ — ۰۰
محمود ناظم صاحب ربوہ ۷ — ۰۰
عبداللہ خاں صاحب 〃 ۳ — ۰۰
مستری محمد رمضان صاحب احمد نگر حال لاہور منجانب بھائی صاحب مستری مالی مرحوم ۲۰ — ۰۰
〃 〃 فرزند مرحوم محمد اشرف صاحب ۱۰ — ۰۰
سلطان علی صاحب آڑھتی محراب پور ۵ — ۰۰
قاضی حبیب الدین صاحب بنکاک ۱۰۰ — ۰۰
کریم احمد صاحب طاہر گول بازار ربوہ ۱ — ۰۰

ماسٹر عبدالحلیم صاحب جہلم ۵ — ۰۰
امۃ الباری شاہ منیزہ صاحبہ کراچی ۱۰ — ۰۰
حکیم ظفر الدین صاحب شیخوپورہ ۲ — ۰۰
مبارک احمد صاحب لائلپور ۱۰۰ — ۰۰
ثریا اقبال صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب لاہور ۳۰ — ۰۰
عبدالرؤف صاحب ڈھاکہ ۲۰ — ۰۰
عبدالسمیع صاحب گنڈنکلی ایسٹ پاکستان ۱ — ۰۰
خواجہ جلال الدین صاحب سیکرٹری مال دار الرحمت وسطی ربوہ ۱ — ۰۰
محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال دہلی دروازہ لاہور ۱۷ — ۰۰
محترمہ مجیدہ بیگم شاہنواز صاحب لاہور ۱۰۰ — ۰۰
سجاد احمد صاحب شمس آباد کالونی ملتان ۵۰۰ — ۰۰
رابعہ بیگم ناصرہ صاحبہ منڈی بہاء الدین ۳۰ — ۰۰
ذوالفقار علی صاحب کوٹلی اڈو ۲ — ۵۰
چوہدری تاج محمد صاحب و الدہ فاطمہ بی بی صاحبہ چک ۵۵/۲-ایل ۲۵ — ۰۰
حسین بی بی صاحبہ 〃 〃 والدہ ۲۵ — ۰۰
ملک حبیب الرحمن صاحب ڈوبری ٹی انسپکٹر اسکولز سرگودھا ۱۰ — ۰۰
نیاز احمد صاحب بحرین ۵۰ — ۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر چک ۶/۱۱-ایل منٹگمری ۲۰ — ۰۰
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں منور علی صاحب گڑھی شاہو لاہور ۱۰ — ۰۰
حاکم علی صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ ۱۶ — ۰۰
بابو داؤد احمد صاحب چابکسواراں لاہور ۵ — ۰۰
منظور احمد صاحب سیکرٹری مال بھاٹی گیٹ لاہور ۸ — ۰۰

عبدالستار صاحب سیکرٹری مال اسلامیہ پارک لاہور ۱ — ۵۰
چوہدری محمد اکرم صاحب لطیف آباد حیدر آباد ۱۰ — ۰۰
رحمت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۱ — ۰۰
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت ۱۵ — ۰۰
ملک بشارت علی صاحب امین آباد ۱ — ۱۹
ماسٹر نذیر محمد صاحب امین آباد ۵ — ۰۰
رئیس عبدالستار صاحب باندھی ۵ — ۰۰
بشریٰ بیگم صاحبہ محلہ کاکھیاں ۵ — ۰۰
چوہدری عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ ۵ — ۰۰
محمد حسین صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی ۷ — ۰۰
آغا نصیر احمد خاں صاحب رحیم یارخاں ۱۰ — ۰۰
نذیر احمد خاں صاحب سیکرٹری مال منٹگمری ۱۱ — ۸۷
غلام رسول صاحب چک ۹۷ شمالی سرگودھا ۱۰ — ۰۰
شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ دینا پور ۱ — ۰۰
نذیر احمد صاحب چک ۱۲/۳ نزد نواب شاہ ۱۰ — ۰۰
حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ ۱۰ — ۰۰
محکم الدین صاحب سیکرٹری مال احسن باڈہ ۵ — ۰۰
چوہدری ناظر حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۱۰ — ۰۰
ملک بشیر احمد صاحب 〃 〃 ۱ — ۵۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب شیخوپورہ ۲ — ۰۰
محمد صدیق صاحب لاہور ۱ — ۰۰
مستری محمد ابراہیم صاحب دار الیمن ربوہ ۳ — ۰۰
محمد فیروز الدین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ۳ — ۰۰
ام ظفر صاحبہ معرفت محمد یوسف صاحب ناظم آباد کراچی ۱۵ — ۰۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ ۱۶۷ — ۵۰

(باقی)

فارم ہائے اصل آمد اور حسابات

حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں اُن کی گذشتہ سال کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے فارم ہائے اصل آمد بھیجے جا چکے ہیں۔ جن احباب نے یہ فارم پُر کر کے ابھی واپس نہیں کئے۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اُن کو پُر کر کے واپس کرنے میں تاخیر نہ فرمائیں جس قدر جلد ان فارموں کی واپسی ہو گی اسی قدر جلد اُن کے حسابات مکمل کر کے ان کی خدمت میں ارسال کر دئے جائیں گے۔ ان کی طرف سے تاخیر کی صورت میں حسابات کی تکمیل و ترسیل میں دفتر کی طرف سے التواء لازماً ہو گا۔

اگر کسی دوست کو اب تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرمائیں۔ تاکہ بھیج دیا جاسکے بہرحال حصہ آمد کے موصیوں کے حسابات کی تکمیل کا انحصار فارم اصل آمد کے پُر کرنے پر ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو ۱۰ جولائی ۱۹۶۱ء سے ضلع منٹگمری۔ ضلع ملتان مظفرگڑھ۔ رحیم یارخاں۔ بہاولپور اور بہاولنگر کے دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے ضلع ہائے مذکورہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ شاہ صاحب موصوف سے ان کے کام میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۳۷ میں غلام محمد ولد حاجی محمود قوم بھٹی پیشہ تجارت و ملازمت عمر ۸۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن محلہ جنڈانوالہ جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ماہوار آمدنی مبلغ یکصد پچاس روپیہ ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرا مسکونی مکان واقعہ محلہ جنڈانوالہ جس کی قیمت مبلغ ساڑھے سات ہزار روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ بتقوا ۶ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد میاں غلام محمد ولد حاجی محمود صاحب قوم بھٹی محلہ جنڈانوالہ مکان نمبر 95 C - ۸۸۰ جھنگ صدر

گواہ شد عبدالرحمٰن گھڑی ساز محلہ جنڈانوالہ جھنگ صدر

گواہ شد مرزا احسام الدین مربی سلسلہ احمدیہ جھنگ صدر

نمبر ۱۶۱۳۸ میاں ملک محمد الدین ولد ملک نفیر محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن محمود آباد۔ ڈاکخانہ کالا گوجراں ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے سپرد کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی (۱) ایک عدد مکان سکونتی واقعہ محمود آباد ضلع جہلم مالیتی تقریباً سات ہزار روپیہ صرف رقبہ ایک کنال (۲) زرعی چاہی اراضی رقبہ تین بیگہ ایک کنال چھ مرلہ واقع محمود آباد ضلع جہلم مالیتی تقریباً تین ہزار دو سو ساٹھ روپیہ صرف (۳) اراضی واقعہ چھاؤنی جہلم جس کے رقبہ کا صحیح اندازہ نہیں۔ کیونکہ وہ زمین میرے دادا کے وقت سے حکومت کے قبضہ میں ہے۔ ہاں اس سے گورنمنٹ ہمیں سالانہ ساڑھے تین صد روپیہ ادا کرتی ہے جس میں میرے علاوہ چار اور حصہ دار ہیں۔ میرا حصہ تیس روپیہ سالانہ ہے (۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ دو صد چودہ روپیہ صرف ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ الراقم محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ۔

العبد محمد الدین ولد ملک نفیر محمد صاحب ساکن محمد آباد ضلع جہلم ملازم پاور ہاؤس سٹی بنک مری

گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ مری

گواہ شد ع۔ ا۔ اعوان پریذیڈنٹ جماعت مری

نمبر ۱۶۱۳۹ میں امۃ الہادی زوجہ چوہدری عبدالغفور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۸۴ ج ب ڈاکخانہ سر شمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو کہ میں خاوند سے بذریعہ زیور طلائی وصول کر چکی ہوں۔ زیور حسب ذیل ہے۔ جھمکے طلائی ایک تولہ آٹھ ماشہ قیمتی دو صد روپیہ زیور نقرہ قیمتی دس روپیہ کل میزان دو صد دس روپیہ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الراقم الحروف عبدالغفور خاوند موصیہ چک ۸۴ ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور ۲۱/۴/۶۱

الامۃ۔ امۃ الہادی بقلم خود ۲۱/۴/۶۱

گواہ شد عبدالغفور خاوند موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۱/۴/۶۱

نمبر ۱۶۱۴۰ میں عبدالغفور ولد مالی محمد دین مرحوم قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۸۴ ج ب ڈاکخانہ سر شمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ تجارت مبلغ پانچصد روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الراقم الحروف عبدالغفور ولد مالی محمد الدین

العبد: عبدالغفور چک ۸۴ سر شمیر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔

گواہ شد: عبدالرحمٰن قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سر شمیر روڈ ضلع لائلپور

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۶۱۴۱ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری محمد جان قوم پنوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن تلونڈی چک ۳۱۶ ج ب ڈاکخانہ چھاؤنی چک ۳۲۷ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی بالیاں وزن چھ ماشے قیمت مبلغ بیس روپے نقد روپیہ ایک ہزار پانچصد روپیہ ہے کل میزان دو ہزار بیس روپیہ ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں

- - - - - - - - - - -

- - - - - - - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ راقم الحروف محمد اقبال ولد چوہدری محمد جان فرزند حقیقی موصیہ مذکور

الامۃ: فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری محمد جان صاحب چک ۳۱۶ تلونڈی ۵۰۔ ۲ چھاؤنی ضلع لائلپور

گواہ شد: محمد جان (خاوند موصیہ)

گواہ شد: محمد افضال ولد چوہدری محمد جان فرزند حقیقی (موصیہ)

ضروری تصحیح

۱۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۱ء کے پرچہ میں چوہدری صفدر علی خاں صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس ولد چوہدری محمد طفیل صاحب کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل اغلاط ہیں براہ مہربانی ان کی درستی فرمائی جائے۔

نمبر ۱ وصیت نمبر بجائے ۱۶۱۲۷ کے ۱۶۲۱۵ ہے

نمبر ۲ ماہوار تنخواہ بجائے ۱۰۰/- روپے کے ۱۱۰/- روپے ہے۔

۲۔ قیادت تربیت انصار اللہ کے نوٹ زیر عنوان شعار اسلامی مندرجہ الفضل ۲۷ جون ۱۹۶۱ء میں حدیث کے الفاظ میں المشرکین کی بجائے المشرقین طبع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ)

نہایت باموقع جائداد قابل رہن

گولبازار ربوہ میں کیفے فردوس والی دکان معہ صحن جو چالیس روپے ماہوار کرایہ پر چڑھی ہوئی ہے چار ہزار روپیہ میں اور ملحقہ دکان جو تیس روپے ماہوار پر چڑھی ہوئی ہے تین ہزار روپیہ میں رہن باقبضہ مل سکتی ہیں۔ ضرورتمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(عبدالعزیز محتسب امور عامہ ربوہ)

ولادت :۔ محمود احمد صاحب سعید واقف زندگی کارکن دفتر وکالت تبشیر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۶ ؍ جولائی ۱۹۶۱ء بروز جمعرات پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد عثمان صاحب مرحوم حیدر آباد دکن کا پوتہ اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائلپوری کا نواسہ ہے۔

نومولود اور اس کی والدہ بہت کمزور ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ نیز نومولود کی درازی عمر اور نیک بننے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن)

اطلاع نیلام

پندرہ ویگن کوئلہ جو گجرات ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہوا ہے مورخہ ۲۲ ؍ جولائی ۱۹۶۱ء کو دس بجے صبح بذریعہ نیلام فروخت کیا جائے گا۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور)

پیامِ نو

تلی اور جگر کا بڑھ جانا۔ بخار۔ ضعف جگر دائمی قبض۔ خرابی خون۔ پھوڑا پھنسی۔ نقم چھاتی درد کمر۔ جوڑوں کا درد۔ ریحی درد۔ دل کی دھڑکن کثرت پیشاب کو دور کرکے اعصاب کو طاقت ور بناتا ہے اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل ۴ ؍ روپے علاوہ محصولڈاک وپیکنگ۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں!

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول یکم اگست کو کھلے گا

سکول ہذا موسمی تعطیلات کے بعد یکم اگست ۱۹۶۱ء بروز منگل صبح سات بجے کھلے گا۔ یکم اگست سے ہی بچوں کا امتحان شروع ہے جس میں حاضری ضروری ہے اسی طرح جو طلباء جماعت دہم میں دوبارہ داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے بھی امتحان میں شمولیت لازمی ہے بچے اور ان کے سرپرست حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

بچوں کے سوکھا پن کا علاج

"بے بی ٹانک"

قیمت ایک ماہ کورس ۳/- روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کلیم پچاس ہزار روپے کے دستاویزی کلیم کی فوری ضرورت ہے۔ کلیم کی خرید و فروخت کے لئے مشہر پراپرٹی ٹریڈنگ کمپنی سیالکوٹ شہر کی خدمات حاصل کریں!